





”جو موجود ہے وہ اس تک پہنچا دے جو موجود نہیں ہے کیونکہ بہت سے لوگ جن تک بات پہنچائی جائے وہ سننے والے کی نسبت سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔“

میں تم سب کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ خیر و بھلائی کی جو بات سنو تو اسے بصیرت اور پورے وثوق کے ساتھ آگے پہنچاؤ۔ یعنی جو شخص بھی علم کی بات سنے تو اسے چاہیے کہ یاد رکھے اور اپنے اہل خانہ، لپٹے بھائیوں اور لپٹے دوستوں تک اسے پہنچانے اور اس بات کا پورا پورا خیال رکھے کہ اسے صحیح طور پر یاد رکھے اور پھر بلا کم و دست آگے پہنچانے اور اپنی طرف سے اس میں کوئی اضافہ نہ کرے اور نہ کوئی ایسی بات بیان کرے جو اسے صحیح طور پر یاد نہ ہو کیونکہ صرف اسی صورت میں اس کا حق کی وصیت کرنے والوں اور نیکی کی دعوت کرنے والوں میں شمار ہوگا،

وہ ملازمین جو لپٹے کام سرانجام نہیں دیتے یا انہیں سرانجام دینے میں ہمدردی و خیر خواہی ملحوظ نہیں رکھتے تو یہ تم نے سن ہی لیا ہے کہ ایمان کی خوبیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ امانت کو ادا کیا جائے اور اس کا پورا پورا خیال رکھا جائے جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے :

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا ... ۵۸ ... سورة النساء

”اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو۔“

امانت ایمان کی خوبیوں میں سے ایک بہت بڑی خوبی ہے۔ جب کہ خیانت نفاق کی خرابیوں میں سے ایک بہت بڑی خرابی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے :

وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۳۲ ... سورة المعارج

”اور وہ“ وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور لپٹے اقراروں کے پاس کرتے ہیں۔“

اور فرمایا :

يَأْتِيَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ وَخَوَّاهُ اللَّهُ حَقَّ حَقِّهِ وَأَتَمَّتْ تَعْلَمُونَ ۲۷ ... سورة الانفال

”اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی امانت میں خیانت کیا کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور تم (ان باتوں) کو جانتے ہو۔“

لہذا ملازم کو چاہیے کہ وہ صدق و اخلاص، اہتمام اور وقت کی پابندی کے ساتھ امانت کو ادا کرے اپنی کمائی کو پاک کرے لپٹے رب کو راضی کرے اور اس سلسلہ میں حکومت، کمپنی یا جس ادارے میں بھی وہ کام کر رہا ہے اس کی ہمدردی و خیر خواہی کو ملحوظ رکھے۔ ہر ملازم پر یہ واجب ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور حد درجہ اہتمام اور ہمدردی و خیر خواہی کے جذبہ کے ساتھ امانت کو ادا کرے اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھے اور اس کے عذاب سے ڈرے اور ارشاد باری تعالیٰ : (ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانت الی اہلہا) پر عمل کرے۔ منافقوں کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ امانتوں میں خیانت کرتے ہیں جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے :

(آیہ المنافق ثلاث : اذا حدث کذب و اذا واعد اخلف و اذا اتمن خان)۔ (صحیح البخاری، الایمان، باب علامات المنافق، ج: ۳۳ و صحیح مسلم، الایمان، باب نصال المنافق، ج: ۵۹)

”منافق کی تین نشانیاں ہیں (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور (۳) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔“

کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ منافقوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرے بلکہ واجب ہے کہ وہ ان کے اطوار سے دور رہے امانت کی حفاظت کرے لپٹے کام کو پوری توجہ کے ساتھ سرانجام دے وقت کی پابندی کرے خواہ اس کے ادارے کا سربراہ سستی کرے اور اسے پابندی کرنے کا نہ بھی لکے۔ اسے یہ نہیں چاہیے کہ کام بھٹوڑ کر بٹھ رہے یا کام



میں سستی کرے بلکہ اسے چاہیے کہ اس قدر محنت سے کام کرے حتیٰ کہ کام کرنے اور امانت کے ادا کرنے میں اپنے ادارے کے سربراہ سے بھی ثابت ہو اور دوسروں کے لیے بھی وہ ایک لہجہ نمونہ بن جائے۔

ہذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 346

محدث فتویٰ